بسم اللہ الرحمن الرحیم

# غیر مسلم دوست احباب سے گفٹ لینا دینا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

میں مسلمان ہوں، مگر میرے والدین، رشتے دار اور دوست مسلمان نہیں ہے، اگر یہ لوگ مجھے اپنے مذہبی تہواروں پر کارڈ اور تحائف بھیجیں تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟ کیا میں بھی انہیں عید کارڈز اور تحائف بھیج سکتا ہوں؟

## جواب

مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا عقیدہ ہے کہ ہماری سب سے بڑی دولت ایمان ہے اور اس کی حفاظت سب سے اہم چیز ہے، اس لیے شریعتِ مطہرہ نے ہر اس تعلق سے بچنے کا حکم دیا جس سے ایمان ضائع ہونے کا خطرہ ہو۔ اسی وجہ سے شریعتِ مطہرہ نے ہر غیر مسلم کے ساتھ دوستی اور قلبی محبت رکھنے سے منع فرمایا ہے اگرچہ وہ کتنا ہی قریبی ہو، کیونکہ ایسی دوستی اور الفت و محبت ایمان کے لیے سخت خطرہ اور آخرت کی خرابی کا باعث ہے اور شرعا اگرچہ کافر والدین کے ساتھ دنیاوی اعتبار سے حسنِ سلوک بھی لازم ہے۔

لہٰذا کوئی بھی غیر مسلم اگرچہ والدین یا کتنا ہی قریبی ہو، وہ اپنے خاص تہواروں کے کارڈ یا تحائف بھیجیں تو آپ کے لیے ان سے تحائف لینا ممنوع و ناجائز ہے؛ کیونکہ یہ بھی ایک طرح سے ان کے تہوار میں شرکت ہے، جس کی ہرگز اجازت نہیں۔ یونہی آپ کا بلا مصلحتِ شرعی غیر مسلموں کو ایسے مذہبی تہوار کے موقع پر عید گفٹ کے نام پر کارڈ یا تحائف بھیجنا بھی ممنوع و ناجائز ہے، البتہ اگر کوئی حقیقی شرعی ضرورت یا مصلحت ہو تو جدا بات ہے۔

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ لَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "اور ظالموں کی طرف نہ جھکو ورنہ تمہیں آگ چھوئے گی۔" (پارہ 12، سورۃ ھود 11، آیت 113)

صدرالافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1367ھ/1947ء) اس آیت مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں: "اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول، رسم وراہ، مودت (پیار) و محبت، ان کی ہاں میں ہاں ملانا، ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے۔" (تفسیر خزائن العرفان، صفحہ 437، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے : ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ ﲪ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْؕ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان : "اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، وہ (صرف) آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے۔" (پارہ 6، سورۃ المائدۃ 5، آیت 51)

علامہ عصام الدین اسماعیل بن محمد قونوی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات : 1195ھ/1780ء) اس آیت مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں : "مابين القوسين عبارة البيضاوي "نهى الله تعالى عن موالاتهم وإن موالاتهم توصل إلى الدخول في زمرتهم... (فلا تعتمدوا عليهم) اعتماد الأصحاب (ولا تعاشروهم معاشرة الأحباب) بل عاشروهم معاشرة الأجانب إن اقتضى الحال" ترجمہ : اللہ تعالیٰ نے کفار کے ساتھ موالات سے منع فرمادیا، کہ بلاشبہہ ان سے موالات رکھنا (آدمی کو) انہی کے گروہ میں شامل ہونے تک پہنچادیتا ہے۔ پس کفار پر ساتھیوں کا سا اعتماد نہ کرو، اور اگر مقتضائے حال (کے سبب ان سے تعلق رکھنا پڑگیا) ہو تو ان کے ساتھ دوستوں کی طرح (محبت و قربت کے ساتھ) نہ رہو، بلکہ ان کے ساتھ اجنبیوں جیسے رہو۔ (حاشية القونوي على تفسير البيضاوي، جلد 7، صفحہ 484، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

تفسیر صراط الجنان میں مذکورہ آیت کے تحت ہے : "اس آیت میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی و موالات یعنی اُن کی مدد کرنا، اُن سے مدد چاہنا اور اُن کے ساتھ محبت کے روابط رکھنا ممنوع فرمایا گیا، یہ حکم عام ہے۔ ... مسلمانوں کو کافروں کی دوستی سے بچنے کا حکم دینے کے ساتھ نہایت سخت وعید بیان فرمائی کہ جو ان سے دوستی کرے وہ انہی میں سے ہے، اس بیان میں بہت شدت اور تاکید ہے کہ مسلمانوں پر یہود و نصاریٰ اور دینِ اسلام کے ہر مخالف سے علیحدگی اور جدا رہنا واجب ہے۔" (تفسیر صراط الجنان، جلد 2، صفحہ 448، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

کفار کے تہوار کے موقع پر تحائف لینا دینا ناجائز و حرام ہے۔ چنانچہ فتاوی تاتارخانیہ میں ہے "حكى عن ابى حفص الكبير لو ان رجلا عبد الله خمسين سنة ثم جاء يوم النيروز فاهدى الى بعض المشركين بيضة يريد به تعظيم ذلك اليوم فقد كفر بالله و احبط عمله" ترجمہ : حضرت ابو حفص الکبیر سے حکایت کیا گیا کہ اگر آدمی پچاس سال اللہ عزوجل کی عبادت کرے پھر نیروز کا دن (کافروں کا مخصوص دن) آجائے اور وہ اس دن کی تعظیم میں بعض مشرکین کو کوئی تحفہ دے اگرچہ انڈہ ہی ہو تو بے شک اس نے کفر کیا اور اس کے اعمال برباد ہوگئے۔ (فتاوی تاتارخانیہ، جلد 5، صفحہ 354، مطبوعہ کراچی)

فتاوی شارح بخاری میں سوال ہوا کہ "ہندو کے یہاں کا تہوار وغیرہ کی مٹھائی کھانا کیسا ہے؟" اس کے جواب میں آپ علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا : "یہ مٹھائی پاک ہے اس لیے اس کا کھانا، جائز لیکن خاص ان کے تہوار کے موقع پر لینا ممنوع ہے، یہ ایک طرح سے ان کے تہوار میں شرکت ہے۔ دوسرے دنوں میں لینے میں کوئی حرج نہیں۔" (فتاوی شارح بخاری، جلد 2، صفحہ 598، 599، برکات المدینہ، کراچی)

فتاوٰی یورپ میں فرماتے ہیں: "بہر حال کرسمس ڈے ان کا مذہبی تہوار ہو یا نہ ہو مگر آج قومی تہوار کی حیثیت اختیار کر گیا ہے. جس سے مسلمانوں کا دور رہنا لازم و ضروری ہے۔۔۔ مسلمانوں کے لیے حرام ہے کہ ان کے تہوار میں اپنے گھروں کو انہیں چیزوں سے مزین کریں جن سے وہ لوگ کرتے ہیں۔ پھر اس تاریخ میں انہیں ہدیہ دینا اور ان سے تحفہ لینا بھی حرام و ممنوع ہے۔ اور اگر کرسمس ڈے کی تعظیم مقصود ہو تو معاذ اللہ یہ کفر ہے۔" (فتاوٰی یورپ، صفحہ 540، شبیر برادرز، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء: 22 رمضان المبارک 1447ھ/12 مارچ 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net